فتوی نمبر:AB008

تاریخ:20جنوری2020

بسم اللہ نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ 19اکتوبر2019ء کو زید نے فون پر اپنی بیوی سے دو بار کہا"تم مجھ پہ طلاق ہو"اور تاحال منکوحہ سے ازدواجی رابطہ و تعلق نہیں ہے، کیا ان کا نکاح باقی ہے؟(رخصتی ہو چکی ہے)

سائل:عبد اللہ(پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر دو طلاقیں واقع ہو چکیں، اگر زید نے یہی دو طلاقیں دی ہیں اور اس سے پہلے یا بعد اور کوئی طلاق نہیں دی تو تین حیض آنے سے پہلے بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور تین حیض آنے کے بعد نئے مہر کیساتھ عورت کی مرضی سے نکاح کیا جاسکتا ہے ،لیکن اگر اس سے قبل ایک طلاق دی ہے تو یہ دو ملا کر تین ہو گئیں لہذا بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا، اور اگر اس سے قبل طلاق نہیں دی تو زید کو صرف ایک طلاق کا حق باقی ہے، زندگی میں جب کبھی وہ ایک طلاق دے گا، طلاقِ مغلظہ ہو جائے گی اور بغیر حلالہ عورت سے نکاح جائز نہ ہو گا۔اب اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"**نقل سیدی عبدالغنی عن ادب القاضی للسرخسی رجل قال لامراتہ۔ طلاقک علی فالصحیح انہ یقع۔** (فتاوی شامی، کتاب الطلاق، باب الفاظ طلاق، جلد2، صفحہ470، مطبوعہ:لاہور)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن الفاظ طلاق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نمبر15: تجھ پر طلاق:"**فانہ من اصرح صریح فی زماننا وعرفنا فلایرد مافی البحر وذلک مثل قول الدر علی الطلاق یقع بلانیۃ للعرف قال الشامی ولاینافی ذلک مایاتی من انہ لو قال طلاقک علی لم یقع، لان ذاک عند عدم غلبۃ العرف**"ترجمہ:تو یہ صریح طلاق سے بھی زیادہ واضح طلاق ہے، ہمارے زمانہ اور عرف میں، لہذا بحر کا بیان یہاں اعتراض کے طور پر وارد نہ ہو گا اور جیسا کہ دُر کا قول کہ "مجھ پر طلاق ہے" کہا تو بغیر نیت بھی طلاق ہو جائے گی کیونکہ یہ عرف میں طلاق ہے، تو اس پر علامہ شامی نے فرمایا: دُر کی یہ بات آئندہ آنے والی اس بات کے منافی نہیں جس میں کہا گیا ہے کہ "مجھ پر طلاق" کہنے پر طلاق نہ ہو گی، یہ اس لئے کہ یہ وہاں ہے جہاں یہ لفظ طلاق کیلئے عرفِ غالب نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الطلاق، جلد12، صفحہ532، رضا فاؤنڈیشن:لاہور)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"مابین(دورانِ)عدت کے رجعت کا اختیار ہے اور بعدِ انقضائے عدت(عدت پوری ہونے کے بعد) اگر چاہے اس سے نکاح جدید کر سکتا ہے" (فتاوی رضویہ، کتاب الطلاق، جلد12، صفحہ368، رضافاؤنڈیشن:لاہور)

"اگر پہلے کبھی ایک طلاق نہ دے چکا ہو ورنہ ایک وہ اور دو یہ مل کر تین ہو گئیں عورت نکاح سے نکل گئی حلالہ کی ضرورت ہو گی، اگر پہلے طلاق نہ دی تھی یہ دو دی ہیں تو آئندہ جب کبھی ایک طلاق دے گا عورت بے حلالہ کے نکاح میں نہ آسکے گی"

(فتاوی رضویہ، صفحہ367، حوالہ مذکورہ)

"بعد عدت عورت کی مرضی سے نئے مہر کیساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔۔۔اور اگر اس سے پہلے عورت کو اور طلاق دے چکا ہے یا موقع مذکور پر حقیقت میں تین طلاق دی ہے مگر غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے صرف دو طلاق بتاتا ہے تو ان صورتوں میں حلالہ کے بغیر زید کا اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں" (فتاوی فیض الرسول، کتاب الطلاق، جلد2، صفحہ198، شبیر برادرز:لاہور)

"عورت کو طلاق دی، بائن یا رجعی۔۔۔اور اسوقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہو تو عدت پورے تین حیض ہے"

(بہار شریعت، کتاب الطلاق، عدت کا بیان، جلد2، حصہ8، صفحہ234، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

"جب تک تین حیض نہ آلیں یا سنِ ایاس کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہو سکتی" (بہار شریعت، صفحہ235، حوالہ مذکورہ)

والله تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر لہ المولی القدیر

24جمادی الاولیٰ 1441ھ 20جنوری 2020

الجواب صحيح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفي عنه الباري